مولوی نور حسین گرجاکھی کی کتاب

'آمین بالجہر'

پر ایک طائرانہ نظر

تالیف: ابوالجراح مفتی محمد صابر سلطان

تلمیذ رشید محقق العصر ذھبی زماں حضرت العلامہ عبدالغفار ذھبی صاحب رحمہ اللہ

پیشکش: النعمان سوشل میڈیا سروسز

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

یہ رسالہ غیر مقلد مولوی نور حسین گرجاکھی کے رسالہ "آمین بالجہر" میں موجود جھوٹوں کو بے نقاب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ غیر مقلدین نے اپنے باطل نظریات کی ترویج کے لیے جھوٹ، تحریف، اور غلط بیانی کو اپنا ہتھیار بنایا ہے۔ یہ جھوٹ صرف فقہاء یا علماء رحمۃ اللہ علیہم پر نہیں، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم، اور حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بھی باندھے گئے ہیں۔

ہمارا مقصد ان جھوٹوں کو دلائل کے انبار سے دبانا نہیں، بلکہ انہیں ان کے اصل چہرے کے ساتھ بے نقاب کرنا ہے، تاکہ ہر انصاف پسند قاری دیکھ سکے کہ یہ فرقہ اپنی ترویج کے لیے کن مکروہ حربوں کا سہارا لے رہا ہے۔ اس تحریر میں کسی فقہی اختلاف کو زیرِ بحث لانے یا دلائل کا انبار لگانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ یہاں صرف اور صرف ان کے وہ جھوٹ پیش کیے جائیں گے، جو انہوں نے قرآن و حدیث کا غلاف چڑھا کر پیش کیے، تاکہ لوگ ان کے دجل و فریب کا شکار نہ ہوں یہ تحریر ان کے جھوٹوں کا آئینہ ہے، جو ان کے کردار کو نمایاں کرے گا۔ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ان کے الزامات کا جواب دینے کے بجائے ان کی بے بنیاد باتوں کو ان کے اصل انداز میں پیش کریں، تاکہ قاری خود فیصلہ کرے کہ حق کہاں ہے اور باطل کہاں۔

رسالے کی ترتیب:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ

اُن جھوٹوں کا ذکر کیا جائے گا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے نام پر گھڑے۔ جس سے اُن لوگوں کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ ان کے خود ساختہ نظریات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

2۔ صحابہ کرام پر الزامات

غیر مقلدین نے اپنی گمراہی کو جواز دینے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جھوٹے الزامات لگائے، ان کی عزتوں کو پامال کیا، اور ان کے اعمال کو اپنی غلط تاویلات کا نشانہ بنایا۔

3۔ محدثین و علماء کرام پر تحریف

محدثین و مجتہدین کے اقوال و افعال کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا، تاکہ اپنے فرقے کو مضبوط کیا جاسکے۔ اس میں ان کی علمی خیانت اور حقائق کو چھپانے کی کوشش واضح طور پر سامنے آئے گی۔

نوٹ: یہ رسالہ اس وقت صرف مولوی نور حسین گرجاکھی کے جھوٹوں پر مرکوز ہے۔ البتہ ہماراارادہ ہے کہ آئندہ غیر مقلدین کے دیگر علماء کے جھوٹ اور تحریفات کو بھی جمع کر کے ایک جامع دستاویز تیار کی جائے، تاکہ ان کا مکروہ چہرہ امت کے سامنے مکمل طور پر عیاں ہوسکے۔

ابوالجراح الحنفی۔ 21دسمبر 2024۔

نور حسین گرجاکھی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ

اونچی آمین کے حکم دینے کا جھوٹ:

(جھوٹ نمبر 1)

غیر مقلدین کے پیشوا مولوی نور حسین گرجاکھی اپنے رسالہ "آمین بالجہر" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہوئے دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد بلند آواز سے آمین کہتے اور مقتدیوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے (ص4)۔

سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہتے اور مقتدیوں کو بھی آمین پکار کر کہنے کا حکم دیتے۔

یہ دعویٰ سراسر جھوٹ اور حقیقت کے خلاف ہے۔ اگر تمام غیر مقلدین اور تمام کتبِ احادیث کو جمع کر لیا جائے، تو کوئی ایک دلیل بھی ایسی نہیں ملے گی جو یہ ثابت کر سکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو بلند آواز سے آمین کہنے کا حکم دیا ہو۔

یہ دعویٰ گرجاکھی صاحب کی علمی خیانت کا ثبوت اور امت کو گمراہ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ایسے لوگ دینی اصطلاحات کا لبادہ اوڑھ کر جھوٹ کا تانا بانا بنتے ہیں، اور ان کی یہ جسارت اس بات کی علامت ہے کہ ان کے دل سے خوفِ خدا نکل چکا ہے۔ یہ وہی ذہنیت ہے جو اپنی مرضی کے نظریات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے سچائی کو مسخ کرنے میں مہارت رکھتی ہے۔

رفع الیدین کے حکم دینے کا جھوٹ:

(جھوٹ نمبر2،3)

موصوف کی فریب کاری و بے باکی کی انتہا دیکھیں کہ اپنے رسالہ "آمین بالجہر" کے اسی (ص4) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہی سانس میں دو جھوٹ باندھ دیئے۔

1۔ لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھی عند الرکوع رفع الیدین کرنے کا حکم دیا۔

(بخاری) اور صحابہ رضی کو بھی عند الرکوع رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے اور فرماتے صَلُّوا
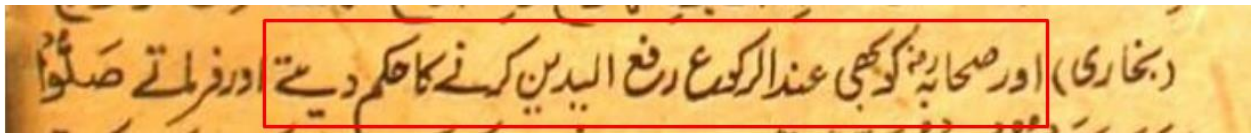
یہ دعویٰ غیر مقلدی ذہنیت کی بہترین عکاسی ہے، جہاں جھوٹ کو دین کا لبادہ پہنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر غیر مقلدین تمام کتب احادیث جمع کر لیں، تب بھی ایک حدیث ایسی پیش نہیں کی جاسکتی جو ان کے اس دعوے کو ثابت کرے۔

حدیث میں تحریف:

2۔ حدیث "صلوا كما رأيتموني أصلي" کا یہ مطلب بیان کرنا کہ "تم بھی میری طرح رفع الیدین کر کے نماز پڑھا کرو"

(بخاری) اور صحابہ رضی کو بھی عند الرکوع رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے اور فرماتے صَلُّوا
کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کہ تم بھی میری طرح رفع یدین کر کے نماز پڑھا کرو۔ پھر رکوع کرتے
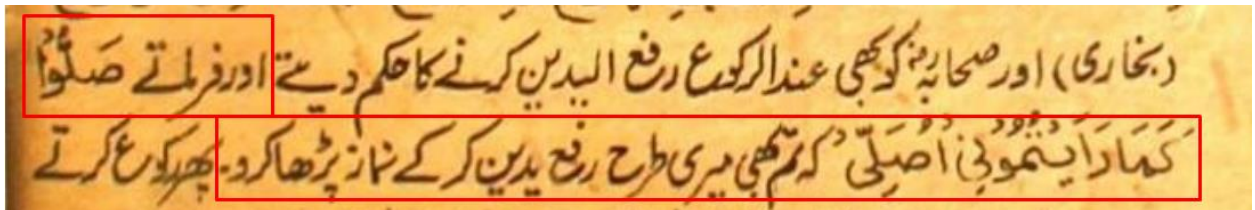
کھلی جہالت اور تحریف ہے۔ یہ حدیث نماز کے پورے طریقے پر دلالت کرتی ہے نہ کہ صرف رفع الیدین پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت کو اپنانا مطلوب ہے، مگر اسے اپنے فرقہ وارانہ نظریات کے لیے مخصوص کرنا علمی خیانت اور دین کے ساتھ مذاق ہے۔

یہ جھوٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ کر اپنی فرقے کو سچ ثابت کرنے کی کوشش ہے، جو در حقیقت ان کی علمی خیانت اور بے حیائی کی دلیل ہے۔ ایسے لوگوں کی جرأتِ اظہار دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کے دل خوفِ آخرت سے خالی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آمین بالجہر کے حکم کرنے کا جھوٹ:

(جھوٹ نمبر4)

مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالہ "آمین بالجہر" میں ایک اور عنوان کے تحت لکھتے ہیں: "**آمین اور اس کا معنٰی**" اور اپنے قلم کی سیاہی سے ایک اور جھوٹ کا دروازہ کھولتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ "رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ مکمل کرنے کے بعد بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے، اور صحابہ کرام کو بھی یہی حکم دیتے تھے" (ص7)۔

آمین اور اس کے معنٰی

رسولِ خدا محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر بلند آواز سے کہا کرتے تھے اور صحابہ رضہ کو بھی آمین پکار کر کہنے کا حکم دیا کرتے۔ جیساکہ یہ رسالہ پڑھنے سے معلوم ہو جائے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ
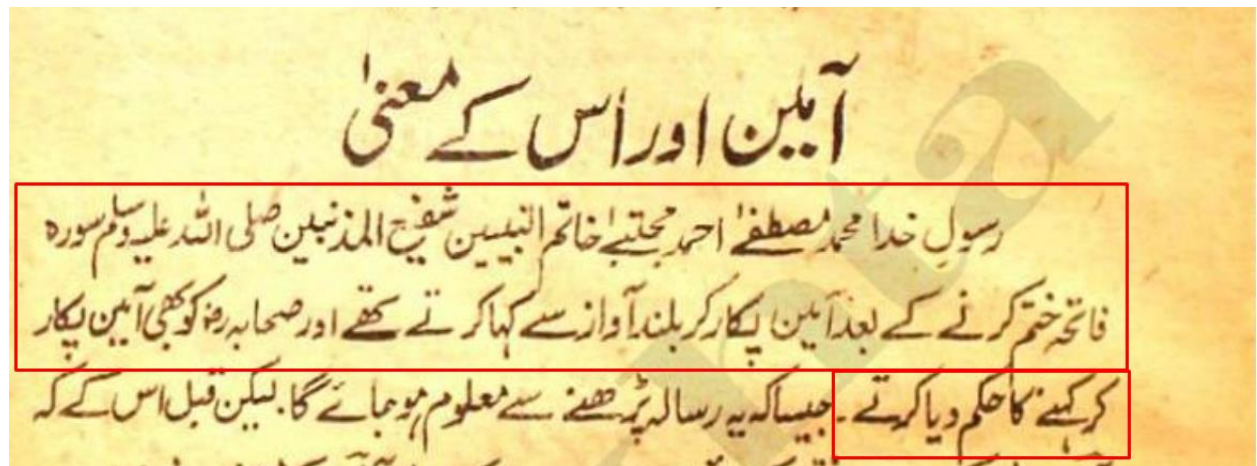
یہ دعویٰ سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ ایسی نہ کوئی صحیح حدیث موجود ہے، نہ کوئی قابلِ اعتماد روایت جو اس بات کو ثابت کرے۔ تاریخِ اسلام میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلند آواز سے آمین کہنے کا حکم دیا ہو۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو سچ کو چھپاتے ہیں اور جھوٹ کے پردے میں دین کو رنگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غیر مقلدین ہمیشہ اپنی بگڑی ہوئی حقیقتوں کو دین کا لباس پہنانے کی سعی کرتے ہیں۔ ان کے یہ بے بنیاد دعوے صرف ایک گمراہی ہی ہیں، جس کا مقصد مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور ان کے ایمان کو متزلزل کرنا ہے۔

آمین بالجہر پر ہمیشگی کا جھوٹ:

(جھوٹ نمبر 5)

موصوف مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالہ "آمین بالجہر" کے صفحہ 8 پر ایک عنوان دیتے ہیں: "باب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین بالجہر پر ہمیشگی کرنا" اور اس کے تحت چند روایات ذکر کرتے ہیں۔

باب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین بالجہر پر ہمیشگی کرنا
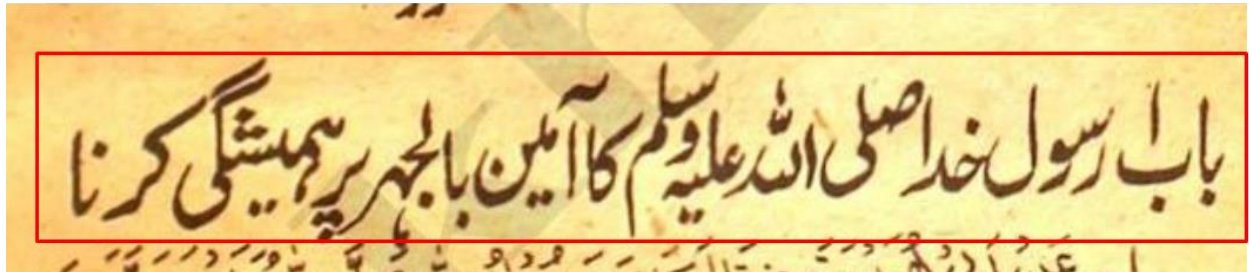
لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان روایات میں وہ قطعیت اور ثبوت نہیں پایا جاتا جس سے یہ دعویٰ ثابت ہو سکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر کیا کرتے تھے۔ یہاں صرف ان روایات کو ذکر کیا گیا ہے جن میں مطلقاً آمین کا ذکر ہے، مگر ایسی کوئی صحیح سند یا مستند دلیل نہیں پیش کی گئی جو ان کے ہمیشگی کے دعوے کو ثابت کر سکے۔ یہ دعویٰ محض بے بنیاد قیاس آرائی پر مبنی ہے اور اس کا کوئی مضبوط شواہد نہیں ہیں۔ اس طرح کے دعوؤں کے ذریعے

دین کی حقیقت کو مسخ کیا جارہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی کوشش کی جارہی ہے، جو نہ صرف غلط ہے بلکہ گناہ عظیم ہے۔

نور حسین گرجاکھی کا صحابہ کرام پر جھوٹ

موصوف اپنے دعوٰی آمین بالجہر کو ثابت کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی جھوٹ باندھنے سے باز نہیں آئے۔ ملاحظہ کیجئے:

یہود کا اونچی آمین پر حسد کا جھوٹ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر جھوٹ:

(جھوٹ نمبر 6)

غیر مقلد مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب نے اپنی کتاب میں ایک عنوان باندھا: یہود کا آمین بالجہر پر حسد کرنا۔ اس کے تحت ایک روایت نقل کی

" عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على آمين، فأكثروا من قول آمين.

اس کا ترجمہ مولوی صاحب نے یوں کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نے اتنا حسد تم سے کسی بات میں نہیں کیا جتنا آمین پکار کر کہنے میں، سو تم بہت آمین کہو تا کہ اور زیادہ جلیں۔"

باب ۵۔ یہود کا آمین بالجہر پر حسد کرنا

۸۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِيْنَ فَأَكْثِرُوْا عَلَى قَوْلِ آمِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے اتنا حسد تم سے کسی بات میں نہیں کیا جتنا آمین پکار کر کہنے میں سو تم بہت آمین کہو تاکہ اور زیادہ جلیں (ابن ماجہ صـ۶۲، رفع العجاجہ جلد ا صـ۳۰، ابن کثیر جلد ا صـ۵، کنز العمال
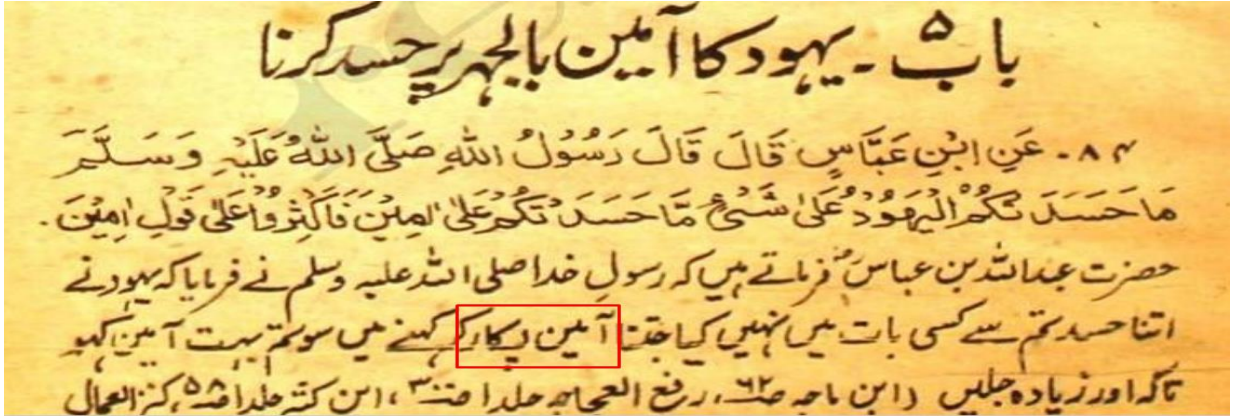
اب ذرا توقف کیجیے! کیا واقعی اس روایت کا اصل متن اور مفہوم یہی ہے جو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے؟

یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کلام میں ایسے الفاظ شامل کر دیئے گئے جو متن میں موجود ہی نہیں خاص طور پر "پکار کر" یعنیؒ "بلند آواز سے" آمین کہنے کا ذکر کہاں ہے؟ یہ مولوی صاحب کے تخیلات ہیں یا کسی اور متن سے ماخوذ؟ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اس مفہوم کو اصل روایت سے ثابت کریں اور وہ الفاظ دکھائیں جن کی بنیاد پر یہ معنی اخذ کیا گیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ حضرات دین کے نام پر جھوٹ کو اپنا شعار بنا چکے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ جیسی مقدس امانت میں اس درجے کی تحریف کر کے یہ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ امت کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش بھی کر رہے ہیں۔ جھوٹ باندھنے کی یہ روش ان کی فکر و نظر میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ نہ انہیں اللہ کے غضب کا ڈر رہا اور نہ ہی دین کی حرمت کا پاس۔ آہ! وہ لوگ جو دین کی حفاظت کے امین بنائے گئے تھے، آج خود دین کے اصل چہرے کو بگاڑنے میں مشغول ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت انس رضی اللہ عنہ پر جھوٹ:

(جھوٹ نمبر 7)

موصوف مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالہ میں ایک اور روایت نقل کرتے ہیں

إِنَّ الْيَهُودَ يَحْسُدُونَكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ

اور اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہودی تم سے سلام اور **آمین بالجہر** کا تم سے حسد کرتے ہیں۔"

۸۵- اِنَّ الْیَھُوْدَ یَحْسُدُوْنَکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّامِیْنِ ۔ حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلعم نے فرمایا کہ یہودی سلام اور آمین بالجہر کا تم سے حسد کرتے ہیں (کنزالعمال جلد ۱ صفحہ ۱۴۰) آج کل بھی جو آمین کہنے سے حسد کرتے اور جلتے ہیں ان
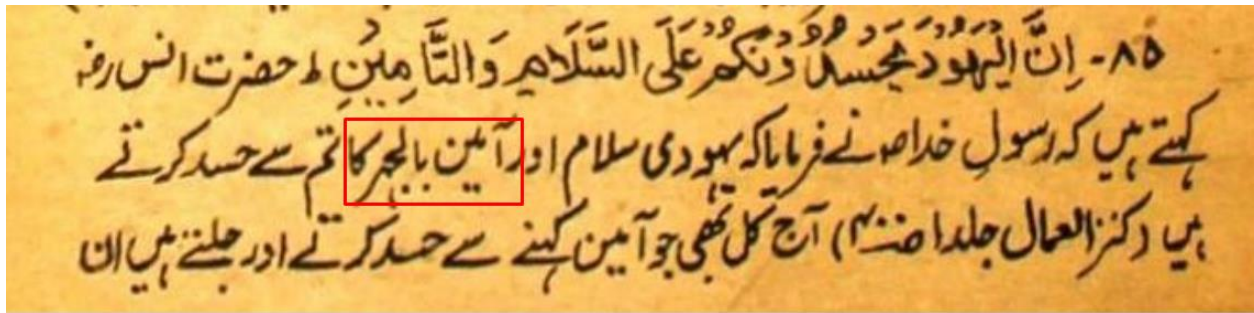
یہاں پر ہمیشہ کی روش پر چلتے ہوئے دجل وفریب، عیاری ومکاری کا سہارا لیا گیا ہے۔ اس روایت کے ترجمے کو اپنی خواہشات کے مطابق تحریف کر دیا گیا، تاکہ امت مسلمہ کو یہودی بنانے کا چسکا پورا کیا جا سکے۔ یہ روایت جو کہ ایک واضح اور سادہ سی حقیقت بیان کرتی ہے، اسے بگاڑ کر "**آمین بالجہر**" کا لفظ تھوپا گیا ہے تاکہ مقصد پورا ہو سکے، اللہ اکبر۔ پوری دنیائے غیر مقلدیت کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ وہ اس روایت میں "آمین بالجہر" کے لفظ کو دکھا کر سرخرو ہوں۔ ورنہ ان کی من گھڑت تشریحات اور شیطانی اعمال میں کوئی حقیقت نہیں ہے، اور وہ اسی جال میں پھنسی رہیں گے۔ اللہ تعالی ہدایت دینے والا ہے، اور ان کے دلوں کو سچائی کی طرف مائل کرنے والا بھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ:

(جھوٹ نمبر 8)

غیر مقلد مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالہ میں ایک اور روایت نقل کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ

اور اس کا ترجمہ اسی غیر مقلدیت کی ذہنیت کے مطابق کچھ یوں کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہود نے مسلمانوں سے اتنا حسد کسی اور بات پر نہیں کیا جتنا سلام اور **آمین بالجہر** کی وجہ سے کرتے ہیں" (ص 24)

۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِيْنِ ؁ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود نے مسلمانوں سے اتنا حسد اور کسی بات پر نہیں کیا جتنا سلام اور آمین بالجہر کی وجہ سے کرتے ہیں (ابن ماجہ ۶۲، رفع العجاجہ)
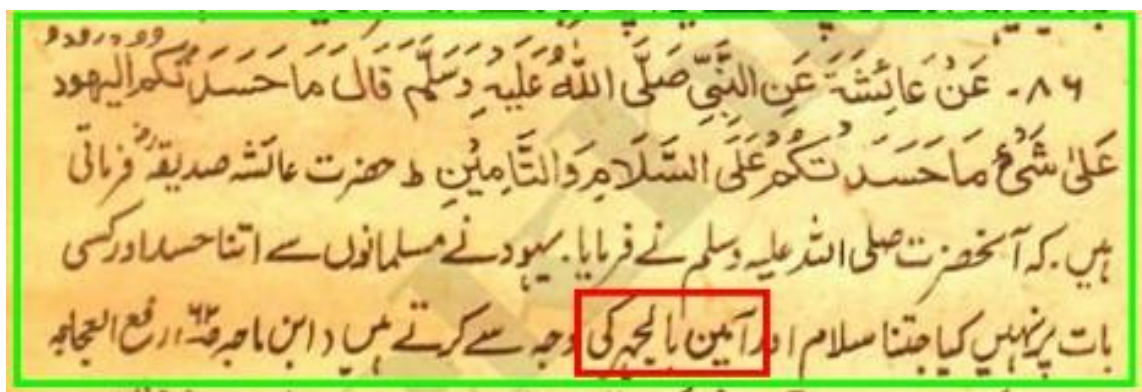
یہ روایت بھی تحریف کا شکار ہو گئی ہے۔ غیر مقلدین میں یہ عجیب سی روش کیوں چل نکلی ہے کہ ہر حال میں تحریف کی جائے؟ چاہے وہ لفظی تحریف ہو یا معنوی، دونوں صورتوں میں مقصد یہی ہوتا ہے کہ اصل روایت کو بگاڑ کر اپنی خواہشات کے مطابق پیش کیا جائے۔ یہاں بھی جو بات روایت میں نہیں ہے، اسے بنا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تھوپ دیا گیا ہے، اور یہ سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالی ہمیں اپنی ہدایت سے نوازے اور اس طرح کے افعال سے محفوظ رکھے، آمین۔

(جھوٹ نمبر 9)

موصوف تراویح کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کر کے اس کے ترجمے میں لفظ "تراویح" اپنی طرف سے بڑھا

نماز تراویح

ام المومنین عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز تراویح آٹھ رکعت بمع وتر گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً (موطا امام محمد) اور حضرت جابر رض فرماتے ہیں صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں آٹھ تراویح علاوہ وتر کے پڑھیں۔ حضرت عمر رض نے بھی گیارہ رکعت

موضوع اور منگھڑت روایات کا سہارا:

(جھوٹ نمبر 9)

غیر مقلد مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے اس رسالہ میں ایک موضوع و من گھڑت روایت کی طرف رخ کرتے ہیں اور لکھتے ہیں

عن ابی هريره رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "سيكون فى أمتى رجال يدعون الناس إلى أقوال إمامهم وربهانهم ويعملون بها ويحسدون المسلمين على التأمين خلف الإمام، ألا انهم يهود هذه الأمة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو لوگوں کو اپنے علماء اور مشائخ کی تقلید کی طرف بلائیں گے، خود بھی انہی

اقوال پر عمل کریں گے، اور مسلمانوں کو امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کریں گے، جیسے یہودی تم سے **آمین بالجہر** پر حسد کرتے ہیں۔ خبر دار! یہی ہیں اس امت کے یہودی، یہی ہیں اس امت کے یہودی، جو آمین بالجہر پر حسد کرتے ہیں اور جلتے ہیں۔

یَھُوْدُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ (جمع الجوامع للسیوطی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو لوگوں کو علماء اور مشائخ کی تقلید کرائیں گے اور فقہاء کے اقوال کی طرف بلائیں گے اور خود بھی اقوال الرجال پر ہی عمل کریں گے، اور مسلمانوں کا امام کے پیچھے آمین کہنے پر از حد حسد کریں گے جس طرح آجکل یہودی تم سے آمین بالجہر پر حسد کرتے ہیں۔ خبردار یہی ہیں اس امت کے یہودی، خبردار یہی ہیں اس امت کے یہودی، خبردار مسلمانو! یہی ہیں اس امت کے یہودی جو آمین بالجہر پر یہودیوں کی طرح حسد کرتے ہیں اور جلتے ہیں۔

یہ روایت جو مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب پیش کرتے ہیں، موضوع اور من گھڑت ہے۔ دنیا کی کسی معتبر کتاب میں اس کی سند موجود نہیں۔ یہ خود ساختہ الفاظ ہیں، جنہیں دین کے پردے میں چھپا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ جو طبقہ ہمیشہ اہل سنت والجماعت پر ضعیف اور موضوع روایات کا الزام لگاتا آیا، آج وہی طبقہ جھوٹ کی چادر اوڑھ کر مسلمانوں کو یہودی بنانے پر تُلا ہوا ہے۔ اس روایت میں نہ تو "آمین بالجہر" کا ذکر ہے اور نہ ہی اس کی کوئی مستند سند۔ مگر یہ حضرات تحریف فی الحدیث کے ذریعے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نام پر جھوٹ باندھنا، اور امت کے ایک بڑے حصے کو یہودی ثابت کرنے کا خواب دیکھنا، ان کے گمراہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یہ کیسا ظلم ہے کہ اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے مبارک نام کو بھی آلودہ کر دیا؟

تحریف کا یہ حال ہے کہ یہودیوں کا طرزِ عمل اپناتے ہوئے آمین بالجہر جیسے الفاظ خود سے گھڑ لیے گئے ہیں۔
یہ وہی لوگ ہیں جن کی زبان پر قرآن و حدیث کے نعرے ہیں، مگر ان کے دل میں حسد اور کینہ کا زہر بھرا ہوا ہے۔
افسوس، آج دین کے نام پر ایسی جعل سازی ہو رہی ہے

میرے چیلنج کا سامنا کریں! اگر آپ اس روایت کو سند سے ثابت کر سکتے ہیں تو پیش کیجیے۔ ورنہ اپنی صفوں میں
ان فریب کاروں کو تلاش کیجیے جو خود مسلمانوں کو یہودی کہہ کر ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازش میں مصروف
ہیں۔ یہودی انہی میں چھپے ہیں جو اس قسم کی تحریفات کو دین کے لبادے میں لپیٹ کر پیش کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان
فتنہ پردازوں سے محفوظ رکھے اور حق کی روشنی پر استقامت عطا فرمائے، آمین

نور حسین گرجاکھی کا علمائے احناف پر جھوٹ:

آمین بالجہر کو ترجیح دینے کا جھوٹ:

(جھوٹ نمبر10)

مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالے میں باب نمبر 6 "محققین علمائے احناف کی رائے" کے تحت لکھتے ہیں۔

اصل حنفی آمین بالجہر کو ہر گز برا نہیں مانتے نہ ہی آمین سے جلتے ہیں اور حسد کرتے ہیں یہ تو بے شک یہودی کا حصہ ہے بلکہ تمام محققین مستند علماء احناف احادیث آمین بالجہر کو ترجیح دیتے ہیں اور آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔(ص26)

باب ۶ محققین علمائے احناف کی رائے

اصلی حنفی آمین بالجہر کو ہرگز بُرا نہیں مانتے اور نہ ہی آمین سے جلتے اور حسد کرتے ہیں یہ تو بیشک یہودی کا حصہ ہے بلکہ تمام محققین مستند علمائے احناف احادیث آمین بالجہر کو ترجیح دیتے ہیں اور آمین بالجہر کو مسنون قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی
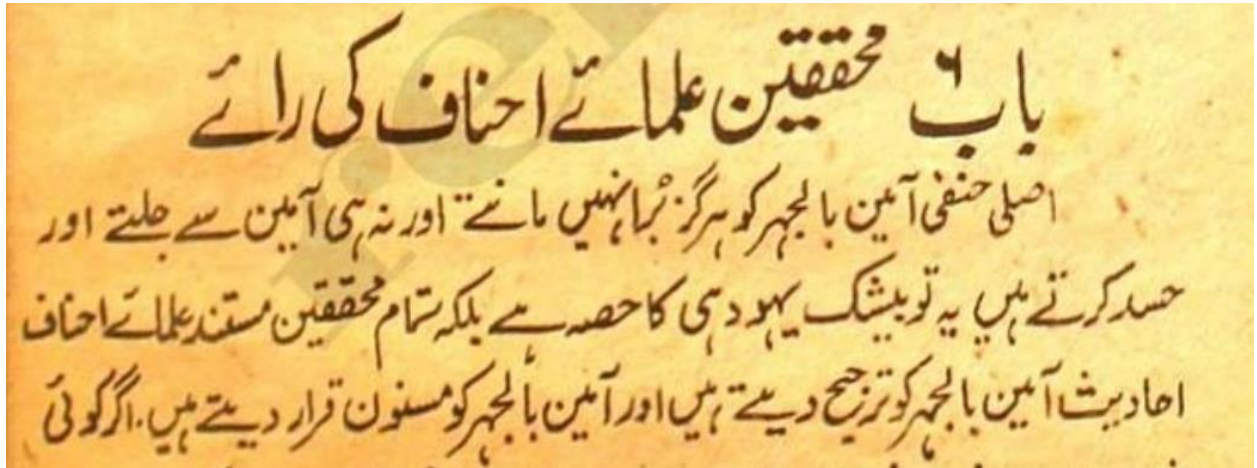
پہلی بات یہ سمجھنے کی ہے کہ مولوی صاحب نے یہاں ایک صریح جھوٹ باندھا ہے کہ "تمام محققین علماء احناف آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔" سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی یہ بات درست ہے اور آمین بالجہر کو سنت قرار دینے میں سب متفق ہیں تو پھر مولوی صاحب کس سے مخاطب ہیں؟ کس کے خلاف یہ الزامات لگا رہے ہیں اور ان کو "یہودی" قرار دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے دعوے کرنے کے باوجود مولوی صاحب نے اپنے باب میں صرف تین چار حوالے دیئے ہیں، جو یا تو تحریف شدہ ہیں یا پھر یہودیوں کی طرح عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ پر جھوٹ:

(جھوٹ نمبر11)

اب آیئے، حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے متعلق مولوی صاحب کے دعوے کو دیکھیں، جہاں وہ لکھتے ہیں۔

حضرت رشید احمد گنگوہی آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ بحوالہ سبیل الرشاد ص20

۲۷

سے بچائے ۔ اب ذیل میں علمائے احناف کی رائے ملاحظہ فرمائیں .

۹۴ ۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں

(سبیل الرشاد ص۲۰، فتاوی رشیدیہ ص۲۷)
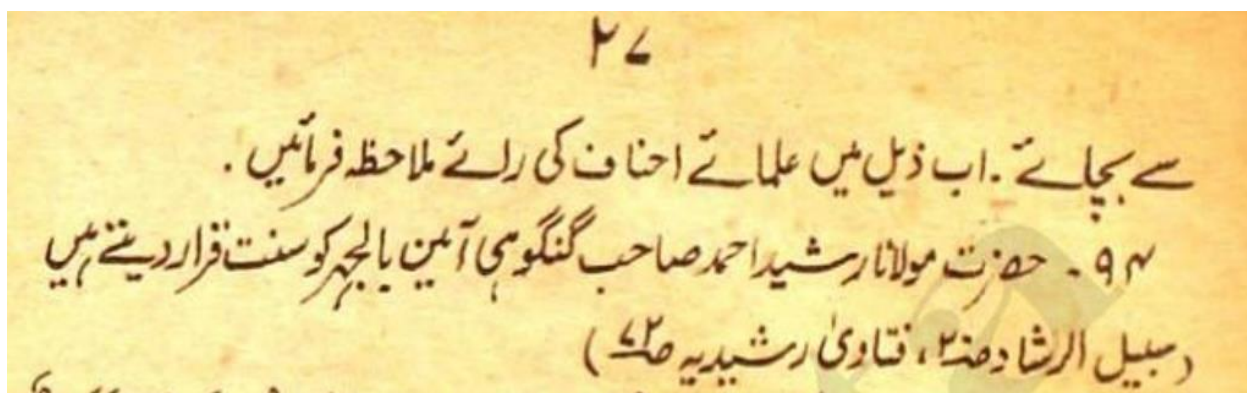
حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی پوری عبارت میں کہیں بھی یہ جملہ موجود نہیں ہے کہ آمین بالجہر ہی سنت ہے۔ انہوں نے صرف آمین کہنے کو مطلقاً سنت قرار دیا ہے، اور مولوی صاحب نے اپنی طرف سے بالجہر کا اضافہ کرکے یہ ان پر تھوپ دیا ہے۔

مزید برآں، حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے اپنی عبارت میں واضح طور پر ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن مسعود، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اخفاء (آہستہ آمین کہنا) کے قائل تھے۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ "تمام محققین علماء احناف آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں"، کس حد تک درست ہے۔ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی اصل عبارت ملاحظہ کریں۔

صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ وفی الباب عن براء بن عازب قال ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن بہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واہل کوفۃ. (۱) اس حدیث کو ترمذی خود صحیح کرتا ہے اور کوئی ضعف اس میں نہیں اور حضرت ﷺ کا رفع یدین رکوع وغیرہ میں سوائے تحریمہ کے نہ کرنا بروایت عبداللہ بن مسعود و براء بن عازب کے ثابت ہوگیا اور فقط یہ دو۲ صحابی ہی یہ نہیں فرماتے بلکہ بہت سے صحابہ کی یہی روایت ورائے ہے کہ سوائے تحریمہ کے رفع یدین نہ ہونی چاہئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت جیسے نماز پڑھنے کے یہ معنی تھے کہ جس طرح حضرت نے نماز پڑھی اور جو جو فعل آپ نے نماز میں ادا فرمائے وہ سارے کر کر دکھلادیں پھر اب عدم رفع یدین میں سوائے تحریمہ کے کون سا خفا رہا اور کوفہ میں بعد وفات رسول اللہ ﷺ پندرہ سو اصحاب تشریف رکھتے تھے اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جو اہل کوفہ کا مذہب عدم رفع یدین کا تھا تو اکثر ان اصحاب مقیمین کوفہ کا یہ قول تھا کیونکہ اہل کوفہ نے ان ہی اصحاب سے دین لیا تھا بعد اس واضح روایت کے انکار کرنا محض نفسانیت ہے لہذا مسلمانوں کو ایسی تلبیسات پر التفات نہیں کرنا چاہئے۔

نماز میں آمین خفیہ کہنے میں امام صاحب کے دلائل

(۹) آمین کو خفیہ کہنا حضرت ﷺ کا حدیث سے ثابت ہے کہ مستدرک میں حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا ہے۔ وائل بن حجر انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال امین وخفض بہا صوتہ . (۲) اس حدیث سے حضرت ﷺ کا خفیہ آمین کہنا ثابت ہوگیا بعد اس کے انکار کرنا محض تعصب ہے اس باب میں اور بھی روایت ہیں پس کسی کو اشتباہ نہ ہونا چاہئے۔

آمین کے باب میں دونوں طرف حدیث صحیح موجود ہے۔ اس میں بھی دو فریق ہیں، ایک جہر کو اولی کہتے ہیں، دوسرے خفیہ کو اولی کہتے ہیں۔ اور اصل آمین کہنے کی سنت ہونے میں اتفاق ہے۔ اس میں وہی جواب ہے کہ آمین کی جہر واخفا میں صحابہ علیہم الرضوان مختلف ہیں، اور روایات حدیث کے مختلف ہیں۔ حضرت عمر، حضرت علی،

حضرت ابن مسعود، ابی بن کعب رضوان اللہ عنہم اجمعین اخفا کی جانب ہیں۔ پس مجتہدین نے کسی ایک قول کو مرجح بنا کر اپنا معمول بنایا ہے اور اس جانب کو اولی قرار دیا ہے۔ سبیل الرشاد ص 29۔

احیانا معلوم ہوتا تو کس طرح اس فعل کے ترک کو مذہب ٹھہراتے لہذا معلوم ہو گیا کہ دونوں فریق کا عمل وعلم زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقرر ہو کر جاری ہے اور دونوں کی تقریر شرع سے ہو چکی پس مثل قراءۃ فاتحہ کی یہہ مسئلہ بھی مختلف فیہا ہے ایک فریق مستحب کہتا ہے دوسرا ترک کو اولی کہتا ہے اور پہر مجتہدین میں بھی یہی اختلاف رہا ہر ایک مذہب کو ایک مجتہد نے مرجح ٹہرا کر اپنا معمول کیا ہے دونوں طرف احادیث صحاح ہیں اور ہر دو جانب معمول صحابہ علیہم الرحمۃ ہیں پس اب کیا محل طعن وکلام کا کیسکو ہے فقط واللہ تعالے اعلم سے علے ہذا آمین کے باب میں بھی دونوں طرف حدیث صحیح موجود ہے آمین بھی دو فریق ہیں ایک جہر کو اولی کہتے ہیں دوسرے خفیہ کو اولی کہتے ہیں اور اصل آمین کہنے کی سنۃ ہونے میں اتفاق ہے آمین بھی وہی جواب ہے کہ آمین کی جہر واخفا میں صحابہ علیہم الرضوان مختلف ہیں اور روایات حدیث کے مختلف ہیں حضرت عمر وعلی وابن مسعود وابی بن کعب وسمرہ رضی اللہ تعالے عنہم اخفاء کی جانب ہیں پس مجتہدین نے کسی ایک قول کو مرجح بنا کر اپنا معمول بنایا ہے اور اُس جانب کو اولی قرار دیا ہے لہذا دونوں قول صحیح ہیں کہ دونوں تقریر فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عمل صحابہ سے ثابت ہیں فقط واللہ تعالے اعلم علے ہذا ہاتہہ سینے پر باندہنا یا زیر ناف دونوں میں یکساں احادیث ہیں اور صحابہ کا بھی عمل مختلف ہے بعض کا تحت سرہ اور بعض کا فوق سرہ پر قال الترمذی ورای بعضہم ان یضعہما فوق السرۃ ورای بعضہم ان یضعہما تحت السرۃ وکل ذلک واسع عندہم انتہی پہر ہر ایک مجتہد نے ایک ایک جانب کو اولی کہا امام احمد نے دونوں کو مخیر فرمایا پس اب تقلید اجسپر چاہے عمل کرے اور اولی جانے کوی گنجایش رد وقدح کی

خلاصہ کے طور پر اس مقام پر مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب کے دعوؤں میں پائے جانے والے واضح جھوٹ کو ملاحظہ کریں۔

"تمام محققین مستند علماء احناف آمین بالجہر کو ترجیح دیتے ہیں۔" یہ دعویٰ صریح جھوٹ ہے

"آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔" یہ بھی نرا جھوٹ ہے

"حضرت گنگوہیؒ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں"

یہ ایک تحریفی دعویٰ ہے۔ حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے مطلقاً آمین کہنے کو سنت قرار دیا ہے، نہ کہ بالجہر کو۔ بلکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جلیل القدر ہستیوں کے اخفا کو بھی واضح طور پر بیان کیا ہے۔

ان جھوٹے دعووں سے واضح ہوتا ہے کہ عبارتوں کو تحریف اور جھوٹ کے ذریعے پیش کر کے کس طرح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ طرز عمل یہودیوں کے اس رویے کی یاد دلاتا ہے جہاں اصل کلام کو چھپا کر اور اپنی مرضی کی تشریحات کر کے فیصلے اپنے حق میں موڑنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا طرز عمل نہ علم کے ساتھ انصاف ہے، نہ امانت داری کے ساتھ۔

علامہ ابن ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ پر جھوٹ:

(جھوٹ نمبر12)

موصوف مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اسی دعوے محقیقین علمائے احناف کی رائے آمین بالجہر کو ترجیح دیتی ہے اور اسے سنت قرار دیتی ہے کے تحت ایک اور حوالہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

علامہ ترکمانی متعصب حنفی فرماتے ہیں والصواب ان الخبر بالجهر بها والمخافة صحيحان۔

آمین بالجہر کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(جوہر النقی ص58)

مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب کی عبارت پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ حقائق کو دبانے اور تعصب کی دھند میں لپیٹنے کے ماہر ہیں۔ ان کے دعوے کی بنیاد یہ ہے کہ علامہ ابن ترکمانی نے جہر بالآمین کی حدیث کو صحیح قرار دیا اور اسے سنت کے طور پر پیش کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ موصوف نے یہاں بھی اپنی پرانی روش نہیں چھوڑی اور عبارت کو ادھورا پیش کر کے اپنی من مانی تشریح چسپاں کر دی۔

قارئین کرام! گرجاکھی صاحب کی تحریروں کا جائزہ لینے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ سچائی سے زیادہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کو اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ جوہر النقی کی اصل عبارت کو پورے سیاق و سباق کے ساتھ نقل کرتے۔ ہم آپ کے سامنے وہ مکمل عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ حقیقت عیاں ہو جائے۔

وقد قد منافى باب الجهر بالبسملة ان عمر وعليا لم يكونا يجهران بآمين قال الطبري وروي ذلك عن ابن مسعود وروي عن النخعي والشعبى وابراهيم التيمى كانوا يخفون بآمين الصواب ان الخبر بالجهر بها والمخافة صحيحان وعمل بكل من فعليه جماعة من العلماء وان كنت مختارا خفض الصوت بها إذا كان اكثر الصحابة والتابعين على ذلك۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہر اور اخفاء دونوں طریقے صحیح ہیں اور ہر ایک پر عمل کرنے والے علماء موجود ہیں۔ لیکن علامہ ترکمانی رحمہ اللہ نے واضح طور پر ترجیح دی ہے کہ آمین کو آہستہ کہا جائے، کیونکہ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل اسی پر تھا۔

(السنن الكبرى مع الجوهر النقي) (٥٨) (كتاب الصلوة) (ج - ٢)

ابن عوف الطائي ثنا حمص و قد قد منافى باب الجهر بالبسملة ان عمر وعليا لم يكونا يجهران بآمين قال الطبري و روي ذلك عن ابن مسعود و روي عن النخعي و الشعبي و ابراهيم التيمي كانوا يخفون بآمين و الصواب ان الخبرين بالجهر بها و المخافتة صحيحان و عمل بكل من فعليه جماعة من العلماء و ان كنت مختارا خفض الصوت بها اذ كان اكثر الصحابة و التابعين على ذلك ٭

اب ذرا سوچیۓ! اگر گر جا کھی صاحب یہ مکمل عبارت پیش کر دیتے تو ان کے مسلک کا کیا ہوتا؟ ان کی خود ساختہ دلیل کا غبارہ پھٹ جاتا، اور ان کی علمی خیانت سب پر واضح ہو جاتی۔ لیکن انہوں نے یہودیوں کی طرح اصل عبارت کو چھپانا ہی بہتر سمجھا تاکہ ان کا جھوٹ برقرار رہے۔ یہ روش نہ صرف علمی خیانت ہے بلکہ امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش ہے۔ اللہ ایسے تحریف کرنے والے دجالوں سے امت کی حفاظت فرمائے۔ جو لوگ قرآن و سنت کے نام پر اپنے مفادات کو فروغ دیتے ہیں، وہ دراصل حق کے دشمن اور باطل کے علمبردار ہیں۔

گر جا کھی صاحب جیسے متعصب افراد کو یہ سمجھنا چاہیے کہ دین حقائق چھپانے اور من مانی تشریحات کرنے سے نہیں چلتا، بلکہ دیانتداری اور حق گوئی سے آگے بڑھتا ہے۔ ان کے لیے نصیحت یہی ہے کہ توبہ کریں، ورنہ آخرت میں جواب دہی کے لیے تیار رہیں۔

نور حسین گرجاکھی کا علمائے امت پر جھوٹ:

ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ پر جھوٹ:

مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنے رسالے میں صفحہ 16 پر امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ کا قول پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَيَقُولُهَا الْمَأْمُومُ فَرْضًا وَلَا بُدّ

یعنی مقتدی پر آمین کہنا فرض ہے۔ پھر موصوف بڑی مہارت سے اس قول کو آمین بالجہر کی فرضیت کے حق میں پیش کرتے ہیں اور منکرین آمین بالجہر کو عبرت پکڑنے کی نصیحت فرماتے ہیں۔

١٦

اور امر وجوب کے لئے ہوا کرتا ہے۔ اسی بنا پر علامہ ابن حزم نے لکھا ہے:
٤٤۔ وَيَقُولُهَا الْمَامُومُ فَرضًا وَّلَابُدَّ ط (محلی ابن حزم جلد ٣ ص ٢٦٢)
کہ مقتدی کے لئے آمین کہنا فرض ہے۔ منکرین آمین بالجہر کو عبرت پکڑنی چاہیے۔
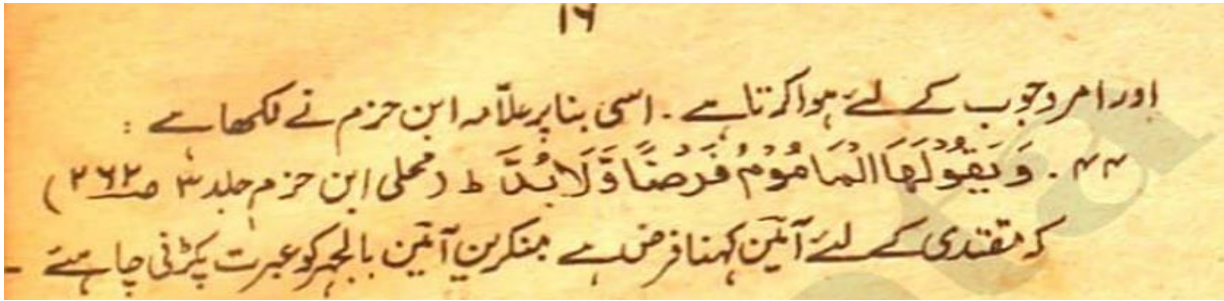
قارئین کرام! یہاں ذرا توقف کیجیے اور دیکھئے کہ کس طرح مولوی نور حسین صاحب نے امام ابن حزم رحمہ اللہ کے قول کا مطلب اپنے مطلب کی دہلیز پر جھکا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام ابن حزم نے مطلقاً آمین کو فرض کہا ہے، نہ کہ آمین بالجہر کو۔ لیکن یہاں یہ قول ایسے پیش کیا گیا ہے جیسے امام صاحب آمین بالجہر کی فرضیت کے قائل ہوں۔ یہ رویہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی درخت کا پھل کھا کر اسی جڑ پر کلہاڑی چلانے کی کوشش کرے۔

یہ وہی غیر مقلدین ہیں جو امام ابن حزم رحمہ اللہ کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، لیکن جب کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو، تو اس پر مٹی ڈال دیتے ہیں یا اس قول کی ایسی تشریح کر دیتے ہیں کہ اصل حقیقت کہیں دب جائے۔ اگر ان لوگوں میں واقعی علمی دیانت داری ہوتی تو وہ اپنے پیش کردہ اقوال کو امانت داری سے پیش کرتے اور

جہاں اختلاف ہوتا، وہاں احترام کا مظاہرہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ ان کی تحریریں اکثر ایسی ہیں جیسے کسی پاک صاف جگہ کو گندگی سے آلودہ کرنے کی کوشش۔

نور حسین گرجاکھی کے اپنے علماء پر جھوٹ

مولوی نور حسین گرجاکھی صاحب اپنی حواس باختگی اور جھوٹ و فریب کی عادت سے اس قدر مغلوب ہو چکے ہیں کہ اپنی ہی جماعت کی عبارات کو عجیب و غریب انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ پڑھیے اور حیرت کیجیے!

موصوف لکھتے ہیں:

"وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمُ الْإِنْكَارُ عَلَى مَنْ جَهَرَ بِالتَّأْمِينِ"(تحفہ مبارکپوری)

اوراس کا ترجمہ یوں کیا ہے "اور ایک صحابی سے بھی سند صحیح سے سے آہستہ آمین کہنا ثابت نہیں"

۴۷. وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمُ الْإِنْكَارُ عَلَى مَنْ جَهَرَ بِالتَّأْمِيْنِ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ ۔ اور ایک صحابی سے بھی سند صحیح سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت نہیں (تحفہ ص ۲۰۹)
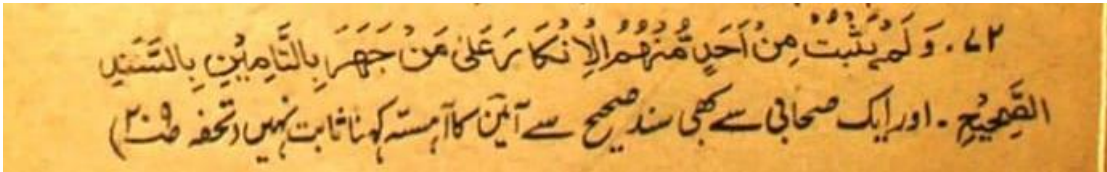
جبکہ مبارکپوری صاحب کی اصل عبارت یہ ہے:

"وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الْإِسْرَارُ بِالتَّأْمِينِ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ وَلَمْ يَثْبُتْ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمُ الْإِنْكَارُ عَلَى مَنْ جَهَرَ بِالتَّأْمِينِ"(تحفۃ الاحوزی مبارک پوری ج2ص61)

قارئین کرام! دیکھیں، موصوف نے کیسے اصل عبارت کا ستیاناس کر کے اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

مولوی نور حسین صاحب کو یہ سوچنا چاہیے کہ کیا ایسی تحریف شدہ دلیلیں پیش کرنا ان کی فرقہ پرستی کے لیے مناسب ہیں؟ کیا یہ رویہ اس شخص کے شایانِ شان ہے جو خود کو دین کا داعی کہلاتا ہو؟ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا نہ علمی دیانت داری ہے اور نہ ہی امت کو جوڑنے کا ذریعہ۔ یہ طرز عمل صرف اور صرف فتنہ و انتشار پیدا کرتا ہے۔

خلاصہ کلام:

قارئین: آپ نے فرقہ غیر مقلدیت کی حقیقت کو جانا اور جو کچھ ملاحظہ فرمایا، وہ دراصل ایک ایسا دجل و فریب ہے جس کے ذریعے یہ فرقہ امت مسلمہ کو صاف و شفاف قرآن و صحیح حدیث کا لیبل لگا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ فرقہ ہے جو اپنے مسلک کی ترویج کے لیے علماء کرام، فقہاء، مجتہدین اور محدثین پر جھوٹ بولتا ہے۔ یہ وہ فرقہ ہے جو صحابہ کرام پر جھوٹ بولنے کو عیب نہیں سمجھتا، بلکہ ان کے بارے میں ایسی باتیں گھڑتا ہے جو اسلام کی حقیقت سے متصادم ہوں۔ اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے، تو ان کے نزدیک یہ بھی ایک معمولی بات ہو جاتی ہے۔

اگر کسی پر جھوٹ بولا جائے اور وہ عمداً، بغضاً، اور دانستہ طور پر اسے جھٹلائے، تو کیا یہ اسلام کی خدمت ہے؟ کیا اس سے اسلام کا قلعہ مضبوط ہو رہا ہے؟ یا یہ کہ اسلام کی بنیادوں میں دراڑ ڈالنے کی ایک ناکام کوشش ہو رہی ہے؟ جو شخص اپنے مسلک کی خاطر اپنے رہنماؤں، صحابہ کرام اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے، وہ نہ صرف اپنی تقدیر کے ساتھ کھیل رہا ہے، بلکہ اس کے ذریعے پورے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیا اس شخص کے لیے شرم کا مقام نہیں؟ کیا اس کے دل میں کوئی خوف، کوئی عار، کوئی شرم باقی ہے؟

اللہ کی قسم! یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کو داخلی طور پر نقصان پہنچا کر اپنی دکان چمکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا مقصد نہ دین کی خدمت ہے، نہ امت کا اتحاد، بلکہ صرف اور صرف اپنی فرقہ پرستی کو جواز دینا ہے۔ کیا آپ ان کی حقیقت کو پہچاننے کے بعد بھی ان کے پیچھے چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کیا یہ علم کا راستہ ہے یا فتنے کا؟ کیا اس طرح کی

باتوں سے آپ کی دینی غیرت جاگتی ہے یا کہ آپ اس فریب کو اپنانا چاہتے ہیں؟ اللہ ہمیں سچائی کی سمجھ دے، اور ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

نوٹ:

اگر آپ اس مسئلے پر مکمل تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور اس میں جھوٹ کے پردے چاک کرنا چاہتے ہیں، تو آپ حضرت اکاڑوی رحمہ اللہ کی تصنیف "تحقیق مسئلہ آمین" کا مطالعہ کریں، جس میں قرآن و حدیث اور عقلی و نقلی دلائل سے آمین بالجہر کا صحیح مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مقلدین سے سوالات کیے گئے ہیں اور لب ولہجہ بھی انتہائی آسان اور عام فہم ہے، تاکہ ہر شخص اس کو سمجھ سکے۔

دفاع احناف لائبریری ایپ:

مزید علم کی جستجو کے لیے ہماری ایپ دفاع احناف لائبریری کا استعمال کریں، جو علم و تحقیق کا ایک خزانہ ہے۔ یہ ایپ ایک نعمت کی طرح ہے، جس میں ہمارے دوستوں نے دن رات کی محنت سے مختلف کتب کا مواد جمع کیا ہے اور نہ صرف مواد کو یکجا کیا، بلکہ ہر موضوع کے تحت مختلف مصنفین کی کتب سے مواد اٹھا کر اسے بہتر ترتیب سے پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر، "تجلیات صفدر" جو سات جلدوں میں چھپی ہے، اس میں ترک رفع یدین پر بحث ہو، تو آپ ایک ہی موضوع کو بآسانی تلاش کر سکتے ہیں، بغیر اس کے کہ سات جلدوں کو کھول کر وقت ضائع کرنا پڑے۔ اس طرح کی سہولتیں آپ کو علم کی جستجو میں انتہائی مددگار ثابت ہوں گی۔

یہ ایپ نہ صرف آپ کو آسانی سے مواد تک رسائی فراہم کرتی ہے، بلکہ ہر مسئلے کو باقاعدہ دلائل، تحقیقی مواد اور مؤثر انداز میں پیش کر کے آپ کو صحیح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس سے استفادہ کریں، تاکہ آپ بھی علم کی روشنی سے اپنی راہوں کو واضح کر سکیں۔ اللہ ہمیں سچائی سمجھنے کی توفیق دے، آمین۔۔